حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جب کہ ہم رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک سفید کپڑوں اور سیاہ بالوں والا شخص نمودار ہوا۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نظر نہ آتا تھا۔ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا نہ تھا، وہ نبی کریمؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے ان کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا: "یا محمدؐ! مجھے اسلام کے متعلق بتائیے؟"

آپؐ نے فرمایا! اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور اگر سفر کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے"۔ وہ بولا آپؐ نے سچ فرمایا۔

ہمیں عجیب لگا کہ یہ شخص سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی۔ پھر وہ بولا:

"مجھے ایمان کے متعلق بتائیے"، آپؐ نے فرمایا یہ کہ:

"اللہ پر ایمان لائے، فرشتوں اور کتابوں پر، رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور تقدیر کے خیر اور شر ہونے پر ایمان لائے۔" وہ کہنے لگا آپؐ نے سچ فرمایا۔

پھر اس نے پوچھا: "مجھے احسان کے متعلق بتائیے آپؐ نے فرمایا:

"اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو کہ تم اسے دیکھ رہے تو یہ یقین ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ اس صورت میں اس کا تصدیق کرنا خلافِ ادب نہ ہو گا۔ آداب رسولؐ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو نام لے کر نہ پکارا جائے۔ اس حدیث میں سائل نے آپ کو نام سے پکارا ہے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ سائل دراصل فرشتہ تھا اور اس ادب کا اطلاق فرشتوں پر نہیں ہوتا۔

(جاری ہے) طاہر سلیم قصوری